روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 3 مئی 2012ء 11 جمادی الثانی 1433 ہجری 3 ہجرت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 102

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اخلاقی قوتوں کی تربیت کروں۔ چونکہ یہ سارا سلسلہ اور ساری کارروائی مسیحی رنگ اپنے اندر رکھتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے میرا نام مسیح موعود رکھا۔ اب جبکہ میں نے اس حد تک بات کو پہنچایا ہے تو میں مانتا ہوں کہ مسیحی بھی میرے مخالف ہوں گے لیکن میں کسی کی مخالفت سے کب ڈر سکتا ہوں جب کہ خدا نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے۔ اگر یہ دعویٰ میری اپنی تراشی ہوئی بات ہوتی تو مجھے ایک ادنیٰ سی مخالفت بھی تھکا کر بٹھا دیتی۔ مگر یہ میرے اپنے اختیار کی بات نہیں ہے ہر سلیم الفطرت کو جس طرح وہ چاہے سمجھانے کے لئے میں تیار ہوں اور اس کی تسلی کے لئے ہر جائز اور مسنون راہ میں اختیار کر سکتا ہوں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ یہی وہ زمانہ جس کے لئے مسلمان اپنے اعتقاد کے موافق اور عیسائی اپنے خیال پر منتظر تھے۔ یہی وہ وقت تھا جس کا وعدہ تھا۔ اب آنے والا آ گیا خواہ کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔ خدا تعالیٰ اپنے بھیجے ہوئے لوگوں کی تائید میں زبردست نشان ظاہر کیا کرتا ہے اور دلوں کو منوا دیتا ہے۔ جو کچھ مسیح موعود کے لئے مقدر تھا وہ ہو گیا۔ اب کوئی مانے نہ مانے مسیح موعود آ گیا اور وہ میں ہوں۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 285)

میں نہیں چاہتا کہ ایک بت کی طرح میری پوجا کی جائے۔ میں صرف اس خدا کا جلال چاہتا ہوں جس کی طرف سے میں مامور ہوں۔ جو شخص مجھے بے عزتی سے دیکھتا ہے وہ اس خدا کو بے عزتی سے دیکھتا ہے جس نے مجھے مامور کیا ہے۔ اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ اس خدا کو قبول کرتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ انسان میں اس سے زیادہ کوئی خوبی نہیں کہ تقویٰ کی راہ کو اختیار کر کے مامور من اللہ کی لڑائی سے پرہیز کرے اور اس شخص کی جلدی سے تکذیب نہ کرے جو کہتا ہے کہ میں مامور من اللہ ہوں اور محض تجدید دین کے لئے صدی کے سر پر بھیجا گیا ہوں۔ ایک متقی اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ اس چودھویں صدی کے سر پر جس میں ہزاروں حملے (-) پر ہوئے ایک ایسے مجدد کی ضرورت تھی کہ (-) کی حقیقت ثابت کرے۔ ہاں اس مجدد کا نام اس لئے مسیح ابن مریم رکھا گیا کہ وہ کسر صلیب کے لئے آیا ہے اور خدا اس وقت چاہتا ہے کہ جیسا کہ مسیح کو پہلے زمانہ میں یہودیوں کی صلیب سے نجات دی تھی اب عیسائیوں کی صلیب سے بھی اس کو نجات دے۔ چونکہ عیسائیوں نے انسان کو خدا بنانے کے لئے بہت کچھ افتراء کیا ہے اس لئے خدا کی غیرت نے چاہا کہ مسیح کے نام پر ہی ایک شخص کو مامور کر کے اس افتراء کو نیست و نابود کرے۔ یہ خدا کا کام ہے اور ان لوگوں کی نظر میں عجیب۔

(انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 320-321)

حضرت مسیح کی شادی اور اولاد

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم تشریف لائیں گے وہ شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی اور وہ 45 سال رہیں گے پھر وفات پائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن کئے جائیں گے پھر میں اور عیسیٰ بن مریم ایک ہی قبر سے ابوبکر و عمر کے درمیان سے اٹھیں گے۔

(مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ)

ہفتہ تعلیم القرآن

سال 2012ء کا دوسرا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 11 تا 17 مئی 2012ء منایا جا رہا ہے۔ تمام امراء، صدران و سیکرٹریانِ تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسبِ پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منائیں۔ ''ہفتہ قرآن'' کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دوران ہفتہ نماز تہجد سے آغاز اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فردِ جماعت روزانہ کم از کم دو رکوع تلاوت کر کے ترجمہ بھی پڑھے۔ مؤرخہ 11 مئی 2012ء کا خطبہ جمعہ قرآن کریم کے فضائل و برکات، تعلیم القرآن اور ہماری ذمہ داریوں کے متعلق دیا جائے۔

☆ دورانِ ہفتہ عہدیداران (خصوصاً سیکرٹری تعلیم القرآن) گھروں کا دورہ کر کے خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے روزانہ تلاوت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائیں۔

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت میں جو ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے ان کو قرآن کریم پڑھانے کا فوری انتظام کریں۔ ناظرہ نہ جاننے والوں کی ایک معین فہرست تیار کر کے ان کو مستقل بنیادوں پر قرآن کریم پڑھانا شروع کریں۔

☆ ناظرہ قرآن کلاسز اور ترجمہ قرآن کلاسز کا جائزہ لیں، اس میں بھرپور حاضری کی کوشش کریں، اگر کلاسز نہیں ہو رہیں تو دورانِ ہفتہ جاری کریں۔

☆ دورانِ ہفتہ ایک اجلاس عام منعقد کرائیں جس میں فضائل و برکاتِ قرآن کا تذکرہ ہو، اس میں ذیلی تنظیموں کے ممبران کو بھی شامل کریں۔ نیز مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم (از منظوم کلام حضرت مسیح موعود بابت قرآن کریم) کے پروگرام بنائیں۔ دورانِ ہفتہ فضائلِ قرآن کے بارے میں درس دیے جائیں۔

☆ ہفتہ قرآن پر عمل کر کے اس کی رپورٹ ماہانہ رپورٹ تعلیم القرآن ماہ مئی 2012ء کے ہمراہ ارسال کریں۔

(ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

8 مئی 2012ء

12:05 am	آداب زندگی
12:40 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
1:30 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 مئی 2012ء
4:05 am	تقاریر جلسہ سالانہ
5:20 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
5:40 am	تلاوت قرآن کریم
5:50 am	ان سائیٹ
6:00 am	الترتیل
6:25 am	دورہ حضور انور
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 جولائی 2006ء
8:35 am	تقاریر جلسہ سالانہ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور سیرت النبی ﷺ
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء
1:00 pm	ان سائیٹ
1:30 pm	سفید بادلوں کی وسیع سرزمین
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سندھی سروس
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	ان سائیٹ
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9:00 pm	گفتگو پروگرام
9:35 pm	سفید بادلوں کی وسیع سرزمین
10:00 pm	عربی سیکھئے
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء

9 مئی 2012ء

12:30 am	عربی سیکھئے
1:30 am	ان سائیٹ
1:55 am	گفتگو پروگرام
2:30 am	سفید بادلوں کی وسیع سرزمین
3:00 am	سیرت النبی ﷺ
3:55 am	سوال وجواب
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اور سیرت النبی ﷺ
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء
7:20 am	عربی سیکھئے
7:50 am	سفید بادلوں کی وسیع سرزمین
8:25 am	گفتگو پروگرام
9:05 am	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء
1:00 pm	ریئل ٹاک
2:05 pm	سوال وجواب
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	سواحیلی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:15 pm	الترتیل
5:50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4/اگست 2006ء
6:45 pm	بنگلہ سروس
7:50 pm	فقہی مسائل
8:20 pm	کڈز ٹائم
8:50 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
10:20 pm	الترتیل
10:55 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:15 pm	جلسہ سالانہ یوکے

10 مئی 2012ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:25 am	فقہی مسائل
2:05 am	الترتیل
3:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4/اگست 2006ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	الترتیل
6:10 am	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء
7:10 am	فقہی مسائل
7:40 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
8:45 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:25 am	یسرنا القرآن
11:55 am	دورہ حضور انور
1:05 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:05 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:20 pm	پشتو سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:05 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:15 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9:30 pm	ترجمۃ القرآن
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	دورہ حضور انور

تم زندہ جاوید ہوئے

رہتی دنیا تک جو چمکے تو نے ایسا کام کیا
جان لٹا دی روحِ وفا کو لیکن نہ نیلام کیا

تو نے تسلسل قائم رکھا کابل کے شہزادے کا
زہر پیا سقراط نے پھر سے سچ کو نہ بدنام کیا

اپنے لہو سے ایسا اک افسانہ تو نے لکھا ہے
کہہ نہ سکے گا کوئی بھی تُجھ کو عشق کیا اور خام کیا

ان کو خبر کیا راہِ وفا میں تم زندہ جاوید ہوئے
اپنی طرف سے سنگدلوں نے تیرا کام تمام کیا

اتنی عزت، اتنی رفعت تجھ کو اے قدوس ملی
پیارے آقا نے کل سارا خطبہ تیرے نام کیا

صبر و رضا کے میخانے سے تو ایسا میخوار اٹھا
اپنے لہو سے بھر کے اس کو گردش میں پھر جام کیا

عابدؔ کل قدوس میاں کی میت سے محسوس ہوا
"یعنی رات بہت تھے جاگے صبح ہوئی آرام کیا"

مبارک احمد عابد

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم بشیر الدین کمال صاحب

آنحضرت ﷺ کا ارفع و اعلیٰ مقام

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

حضرت مسیح موعود کا مندرجہ بالا شعر فقط دعویٰ نہیں۔اس دعویٰ کے ساتھ دلائل بھی ہیں اور اس خدا کی گواہیاں بھی جس نے آپ کو اور دیگر انبیاء کو مبعوث فرمایا۔

ہمارے نبی ﷺ سب انبیاء سے افضل اور اعلیٰ ہیں۔رسول کریم ﷺ سراپا محبت وشفقت اور رحمت تھے۔آپؐ کی تعلیم بھی محبت وشفقت کی تعلیم ہے۔اس محبت وشفقت کی تعلیم کا ہی یہ نتیجہ ہوا کہ آپ کے غلام حضرت مسیح موعود نے بھی یہی تعلیم دی اور آپ کے پوتے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے یہ ماٹو دیا ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں''۔جس کو دنیا اور مخالفین نے بھی بہت پسند کیا اور سراہا ہے۔جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس ماٹو کے مطابق دنیا میں محبت ہی محبت تقسیم کر رہی ہے۔خواہ وہ اپنے ہوں یا بیگانے اور اس امر کی دنیا اور مخالفین گواہ ہیں۔پس آنحضرت ﷺ کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کا سب سے بڑا ثبوت دنیا میں محبت و امن پھیلانا ہے۔ایک جامع، مکمل، اعلیٰ و ارفع تعلیم یعنی قرآن کریم، رسول اللہؐ پر خدا کی طرف سے نازل ہوا۔یہ وہ تعلیم ہے جس کا آج تک کوئی مقابلہ نہیں کرسکا اور نہ کسی نے اس چیلنج کو آج تک قبول کیا۔کامل اور مکمل تعلیم اس ہستی پر ہی نازل ہوسکتی ہے۔جس کا اپنا مقام بلند ہو۔اس ضمن میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں۔مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اس دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے''۔

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد19 ص12)

آپ انسان اور خدا میں درمیانی شفیع ہیں اور یہ آپ کا منفرد ترین مقام ہے جو پھر آپ کے ارفع و اعلیٰ ہونے کا یہ بھی ثبوت ہے کہ آپ کسی خاص قوم یا خاص ملک کے لئے مبعوث نہیں ہوئے بلکہ آپ تمام دنیا کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے۔اس امر کی بھی گواہی اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں دی ہے۔''کہو (کہ) اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت حاصل ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے۔پس اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ جو نبی بھی ہے اور امی بھی''۔ (سورۃ اعراف آیت159)

پھر فرمایا:

''اور جو بھلائی تجھے پہنچے وہ تو اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی تجھے پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے اور ہم نے تجھے لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اللہ خوب اچھا گواہ ہے''۔ (نساء:80)

آپ قوت قدسیہ کے لحاظ سے ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ہر نبی کا کام بنی نوع انسان کی تعلیم و تربیت کرنا ہے۔سب انبیاء نے ایسا کیا۔لیکن ہمارے نبی ﷺ نے اس طرح تربیت کی جس کے نتائج بہت عمدہ اور اعلیٰ نکلے مثلاً رسول کریم ﷺ ایک جنگ کے موقع پر صحابہ سے مشورہ طلب کر رہے تھے۔جس پر صحابہ نے عرض کیا کہ یارسولؐ اللہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے۔بائیں بھی لڑیں گے آپ کے آگے بھی لڑیں گے آپ کے پیچھے بھی لڑیں گے یہاں تک کہ دشمن ہماری لاشوں کو روندتا ہوا آپ تک پہنچے گا۔یہ تھا اس تربیت اور قوت قدسیہ کا نتیجہ جو آپ نے اپنے ماننے والوں کی کی۔

اس کے مقابلہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں نے آپ سے کہا ''کہ اے موسیٰ جاؤ تو اور تیرا رب جا کر لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔(کنعان کی وادی فتح کرنے کے لئے) اور دوسری طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے آپ کا اس وقت ساتھ چھوڑ گئے جب مخالفین نے آپ کو پکڑ لیا بلکہ آپ کو پکڑوا بھی دیا اور کچھ منحرف بھی ہو گئے۔

آپ کا اس لحاظ سے بھی ارفع و اعلیٰ مقام ہے کہ تمام انبیاء کی آپ نے تصدیق کی۔اگر آپ تصدیق نہ کرتے تو ہمیں کس طرح علم ہوتا کہ حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام اور دیگر انبیاء بھی گزرے ہیں۔بلکہ آپ نے اس امر کی بھی تصدیق کی کہ کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں خدا تعالیٰ کا نبی نہ آیا ہو اور یہ تصدیق قرآن کریم کے ذریعہ سے ہوئی جو آپ پر نازل ہوا۔اس لئے ان تمام انبیاء پر ایمان لانا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔پھر سورۃ یٰسین میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یٰسین کہہ کر یہ گواہی دی کہ اے سردار یعنی آپ سب کے سردار ہیں۔

آپ کا بلند مقام قرب خداوندی کا حصول ہے۔اس ضمن میں بھی خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور وہ (محمد رسول اللہ ﷺ) بندوں کے اضطراب کو دیکھ کر اور ان پر رحم کر کے خدا سے ملنے کے لئے اس کے قریب ہوئے اور وہ (خدا) بھی محمد رسول اللہ ﷺ کی ملاقات کے شوق میں اوپر سے نیچے آ گیا۔ (سورۃ نجم:9)

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ بنی نوع انسان کے لئے کتنے رحیم تھے اور وہ کس طرح بندوں کے لئے خدا تعالیٰ سے رحم مانگتے تھے۔اس لئے کہ آپ تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے جس کی خدا تعالیٰ نے ان الفاظ میں گواہی دی اور ہم نے تجھے دنیا کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

(سورۃ انبیاء:108)

یہی نہیں بلکہ آپ نے بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے انتہائی تکالیف اٹھائیں۔جن کو خدا تعالیٰ ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔''(کیا) اگر وہ اس عظیم الشان کلام پر ایمان نہ لائیں تو تو ان کے غم میں شدت افسوس کی وجہ سے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دے گا''۔ (کہف:7)

یہ تھا پیار آپ کو بنی نوع انسان سے جس کی مثال ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتی۔پھر آپ اس لحاظ سے بھی ارفع و اعلیٰ تھے کہ آپ بلند اخلاق کے حامل تھے۔جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (اس کے علاوہ ہم یہ بھی قسم کھاتے ہیں کہ) تو (اپنی تعلیم اور عمل میں) نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔ (سورۃ قلم:5)

آپ کے ارفع و اعلیٰ ہونے کا ایک یہ بھی ثبوت ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ''سراج منیر'' بنایا جیسا کہ فرماتا ہے ''اور نیز اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور ایک چمکتا ہوا سورج بنا کر (بھیجا ہے)۔ (سورۃ احزاب:47)

سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ''چمکتا ہوا سورج'' کے الفاظ کیوں استعمال کئے۔سورج کے کیوں نہیں جبکہ سورج چمکتا ہی ہے۔اس میں حکمت یہ ہے کہ سورج کو کبھی گرہن بھی لگ سکتا ہے اور پھر سورج غروب بھی ہو جاتا ہے اور اندھیرا چھا جاتا ہے۔جبکہ آپ کے سورج کو جو سراج منیر ہے اس کو گرہن بھی نہیں لگ سکتا اور نہ یہ غروب ہوگا بلکہ قیامت تک چمکتا رہے گا اور بنی نوع انسان اس کی روشنی سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے اور جو فائدہ نہیں اٹھائیں گے وہ اندھیرے یعنی گمراہی میں ہی رہیں گے۔جس طرح مادی سورج مادی دنیا کو زندگی عطا کرتا ہے۔مثلاً اگر ہری بھری گھاس کو ہفتہ دس دن کے لئے اینٹ وغیرہ سے ڈھانپ دیا جائے۔جب اینٹ اوپر سے اٹھائیں گے تو اس کا رنگ زرد ہو جائے گا وہ مر چکی ہوگی۔اس لئے کہ اس پر سورج کی روشنی نہیں پڑتی تھی۔اینٹ اٹھانے کے بعد وہ مردہ گھاس جو مر چکی تھی۔سورج کی روشنی سے وہ دوبارہ زندہ ہو جائے گی اور ہری بھری ہو جائے گی۔پس یہ روشنی علامت ہے زندگی کی۔اسی طرح محمد رسول اللہ ﷺ جو سراج منیر یعنی چمکتے ہوئے سورج ہیں آپ کی روشنی جس پر پڑتی ہے یا جو آپ کی روشنی سے فائدہ اٹھاتا ہے وہ روحانی لحاظ سے زندہ ہو جاتا ہے اور جو فائدہ نہیں اٹھاتا وہ روحانی لحاظ سے زندگی نہیں پا سکتا بلکہ مردہ ہی رہتا ہے اور اب قیامت تک صرف آپ کی ہی روشنی زندگی دے گی اس ضمن میں حضرت مسیح موعود کیا خوب فرماتے ہیں:۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیرالوریٰ یہی ہے
پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدرالدجیٰ یہی ہے
پہلے تو رہ میں ہارے پار اس نے ہیں اتارے
میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے
وہ یار لامکانی وہ دلبر نہانی
دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہ نما یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاج مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
ہم تھے دلوں کے اندھے سوسو دلوں میں پھندے
پھر کھولے جس نے جندے وہ مجتبیٰ یہی ہے

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت بڑا مقام دیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے:۔

''اے مومنو اللہ اور اس کے رسول کی بات سنو جبکہ وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے پکارے اور جان لو کہ اللہ انسان اور اس کے دل میں حائل ہے اور یہ کہ تم اسی کی طرف زندہ کر کے لوٹائے جاؤ گے''۔

(سورۃ انفال آیت25)

Hm
3955

حضرت مسیح موعود نے کس طرح آنحضرت ﷺ کی روشنی سے نور حاصل کیا۔ آپ فرماتے ہیں: ؎

آج ان نوروں کا زور ہے اس عاجز میں
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے
جب سے یہ نور ملا نور پیمبر سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے
مصطفیٰؐ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

آپؐ کی اطاعت خداتعالیٰ کی اطاعت ہے۔ وہ جو آپ کی سچے دل سے اطاعت کرتے ہیں وہی خداتعالیٰ سے بڑے بڑے انعام پاتے ہیں اور خداتعالیٰ کا قرب پاتے ہیں۔ جیسا کہ خداتعالیٰ فرماتا ہے۔

''تو کہہ کہ اے لوگو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو (اس صورت میں) وہ (بھی) تم سے محبت کرے گا اور تمہارے قصور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے''۔ (آل عمران:32)

پس یہ شرف بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو ہی دیا ہے کہ آپ کی اطاعت کرنے والے خداتعالیٰ کے انعام کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ آج کے دور میں ایک شخص آپ کی اطاعت کی عظیم بلندیوں پر پہنچ گیا۔ اسی لئے تو وہ خداتعالیٰ کے عظیم ترین انعام کا مستحق بھی ٹھہرا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ؎

ربط ہے جان محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

پھر فرماتے ہیں: ؎

شان حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے
دلبرا مجھ کو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

آپ کی امت سب امتوں سے بہتر ہے۔ جب آپ کی امت سب امتوں سے بہتر ہے تو ظاہر ہے آپ بھی سب انبیاء سے بہتر اور اعلیٰ ہیں۔ جس کی گواہی خداتعالیٰ نے یوں دی ہے۔ ''تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدہ کے لئے بنایا گیا ہے تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔ ان میں سے بعض مومن بھی ہیں اور اکثر ان میں سے نافرمان ہیں''۔ (آل عمران:111)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ بہتر امت وہی ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے نہ کہ نقصان نیکی کی ہدایت کرے اور بدی سے روکے۔ ڈھونڈنے والوں کو ڈھونڈنا چاہئے کہ خداتعالیٰ کے ارشاد کے مطابق کونسی بہتر جماعت ہے۔

آپ کی ارفع و اعلیٰ شان کی وجہ سے آپ پر خدا اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اللہ یقیناً اس نبی پر درود بھیج رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی۔ اے مومنو تم بھی اس نبی پر درود بھیجو اور ان کے لئے دعائیں کرتے رہو اور ان کے لئے (خوب جوش خروش سے) سلامتی مانگتے رہو۔ (سورۃ احزاب:57)

آپ کا مقام اس امر کا متقاضی ہے کہ آپ پر درود بھیجا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں چلتے پھرتے، اٹھتے، بیٹھتے آپ پر درود بھیجا جاتا ہے۔ وہاں پر نماز میں آپؐ پر درود بھیجا جا رہا ہے اور نماز نماز نہیں ہوتی جب تک آپ پر درود نہ بھیجا جائے۔ حضرت مسیح موعود نے کیا ہی عمدہ اور پیارا درود آپ پر بھیجا۔ جس کی نظیر نہیں ملتی۔ آپ اپنے عربی شعر میں فرماتے ہیں:۔

(ترجمہ) اے ہمارے رب تو اپنے نبی ﷺ پر ہمیشہ ہمیش کے لئے درود بھیج اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

پھر فرماتے ہیں: ؎

دیکھ کر تجھ کو عجب نور کا جلوہ دیکھا
نور سے تیرے شیاطیں کو جلایا ہم نے
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے تا ہم بھی خداتعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔ ہم حضرت مسیح موعود کی اقتدا میں کہتے ہیں کہ ''اے اللہ تو اپنے نبی ﷺ پر ہمیشہ ہمیش کے لئے درود بھیج اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

مکرم فرید احمد نوید صاحب

ربوہ سے گھانا تک کا دلچسپ سفرنامہ

یہ مارچ 2012ء کے آخری ایام تھے جب مجھے یہ خبر ملی کہ میرے گھانا کے ویزہ کی کارروائی مکمل ہوچکی ہے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مجھے مارچ میں ہی گھانا پہنچنا ہے، تیاری کا سلسلہ تو اس سے پہلے بھی جاری ہی تھا لیکن اب جو باریک بینی سے دوبارہ جائزہ لیا تو کئی کام ایسے تھے جو تکمیل چاہتے تھے۔ بھاگ دوڑ شروع ہوئی اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے آخری شام تمام کام احسن رنگ میں مکمل ہوگئے۔

29 مارچ کی صبح نماز فجر سے قبل ربوہ سے لاہور کے لئے روانگی ہوئی۔ بجلی اس وقت اکثر بند ہوتی ہے اس لئے اس روز بھی بند تھی۔ اپنے پڑوسیوں سے الوداعی ملاقات بھی کچھ ایسے ہی عالم میں ہوئی کہ محض الفاظ سنائی دے رہے تھے چہرے کے تاثرات دیکھنا ممکن نہ تھا یوں تو اچھا ہی ہوا کیونکہ اگر روشنی ہوتی تو شاید جامعہ کے در و دیوار یہ دیکھ لیتے کہ کیسے دل ان کی محبت میں گھلا جا رہا تھا۔ چوبیس سالہ رفاقت کے بعد جدائی کچھ تو کٹھن ہونا ہی تھی لیکن جامعہ سے کچھ ایسی دوری بھی تو نہیں ہو رہی تھی کیونکہ دور دیسوں میں بھی اسی بابرکت ادارے کے رنگ اور خوشبو بکھیرنے کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس عاجز غلام کو چنا تھا اور مغربی افریقہ کے ایک خوبصورت ملک گھانا میں زیر تعمیر انٹرنیشنل جامعہ کے آغاز کے لئے خاکسار کو ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ یہ ایک اعزاز بھی تھا، اعتماد بھی تھا جس پر دل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز تھا۔ یوں اس تشکر کے سامنے دیگر تمام سوچیں اور جذبات مدھم ہوتے چلے جا رہے تھے۔

لاہور کا سفر ان دنوں موٹروے کی وجہ سے کافی آسان ہو چکا ہے، ہم بھی M2 پر سفر کرتے ہوئے اڑھائی گھنٹے میں لاہور ایئرپورٹ پہنچ گئے اور ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے میں بورڈنگ کارڈ ہاتھ میں لئے ڈیپارچر لاؤنج میں جہاز کی روانگی کا منتظر تھا۔

لاہور سے دبئی

یہ پی آئی اے کا ایک بڑا اور نہایت صاف ستھرا A 300 جہاز تھا جو اپنے مقررہ وقت پر لاہور سے دبئی روانگی کے لئے رن وے کی جانب بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ ایک تیز جست لگا کر ہم فضا میں بلند ہوئے اور پھر بلند ہوتے ہی چلے گئے۔ تیس ہزار فٹ کی اونچائی کے حصول کے لئے جہاز کو بہت محنت کرنا پڑی لیکن بالآخر یہ مرحلہ بھی طے ہو ہی گیا۔ سیٹ بیلٹس باندھے رکھنے کے نشانات بجھا دئے گئے اور اب دبئی تک ساڑھے تین گھنٹے کا سفر ہمارا منتظر تھا۔

کراچی کے قریباً اوپر سے گزرتے ہوئے ہمارا جہاز خلیج عمان میں داخل ہوگیا، اور پھر نیلگوں سمندر کے ساحل کے ساتھ آباد دبئی کے انٹرنیشنل ہوائی اڈے پر اتر گیا۔ زمین سے قریب ہوئے تو دیکھا کہ شہر کا فضائی منظر بہت حد تک کراچی جیسا ہی تھا۔ تاہم جوں جوں ہم اس منظر کا حصہ بنتے گئے بہت سے پہلو بدلتے چلے گئے۔ کراچی کے مقابل پر اس شہر کی رونق اور ترقی بے مثال ہے۔ دنیا کا ایک بڑا تجارتی مرکز جو آج ترقی کے عروج کے ذائقے چکھ رہا ہے۔ جہاز آہستہ آہستہ ٹرمینل نمبر ایک کے قریب ہوا اور پھر لینڈ کر گیا۔ دبئی کے اس انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے تین ٹرمینل ہیں جن میں سے سب سے مصروف ٹرمینل نمبر ایک ہی ہے اور پی آئی اے کی پروازیں اسی ٹرمینل پر اترتی ہیں۔

دبئی ایئرپورٹ

دبئی ایئرپورٹ بے مثال ہے۔ مسافروں کا ہنگام، لمحہ لمحہ اترتے اور پرواز کرتے جہاز، طویل راہداریاں اور خریداروں سے بھری ہوئی ڈیوٹی فری دکانیں۔ سب ہی کچھ تو تھا اس ایک چھت کے نیچے۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد وقت گزارنے کے لئے انہی دکانوں کا رخ کرتی ہے۔ جہاں خیال کیا جاتا ہے چیزیں سستی ہیں۔ شاید ہوں بھی لیکن جو اشیاء میں نے دیکھیں اور پاکستان میں ان کی قیمتوں کا موازنہ کیا مجھے تو وہ اپنے ملک سے مہنگی ہی معلوم ہوئیں۔ لیکن لوگوں کی بھری ہوئی ٹرالیاں دیکھ کر یہ احساس ضرور ہوا کہ کچھ نہ کچھ فرق ضرور ہے۔ یہاں مجھے چودہ گھنٹے رکنا تھا جس کے بعد کینیا ایئرویز کی ایک پرواز کے ذریعہ نیروبی جانا تھا۔ اللہ بھلا کرے بلال کا جس نے اس لمبے انتظار کی کوفت کو محسوس کر کے میرے لئے پہلے ہی سے آرام کا ایک اچھا انتظام کر رکھا تھا سو ایئرپورٹ کے اندر ہی آرام کیا اور اگلی فلائٹ سے دو گھنٹے قبل چیک ان کے لئے متعلقہ لاؤنج میں پہنچ گیا۔

یہاں آ کر پتہ چلا کہ بہت سے لوگوں کو بے تحاشہ خریداری نے مشکل میں ڈال رکھا ہے۔ کینیا ایئرویز کا عملہ تمام مسافروں کا دستی سامان تول کر انہیں آگے جانے کی اجازت دے رہا تھا۔ زائد سامان کے لئے ادائیگی کرنا پڑ رہی تھی جو کافی زیادہ تھی یوں شاپنگ کا مزہ کرکرا ہوتا چلا جا رہا تھا۔ لیکن اب کچھ ہو نہیں سکتا تھا۔ خیر گزری کہ ہمارا دستی سامان مقررہ مقدار سے زیادہ نہ تھا اور یوں سہولت سے ہی ہمیں جہاز میں جانے کی اجازت مل گئی۔

نیروبی کے لئے روانگی

رات کا دوسرا پہر شروع ہو چکا تھا جب ہماری پرواز نے دبئی کو الوداع کہا اور نیروبی کے لئے روانہ ہوگئی۔ سعودی عرب اور خلیج عدن سے گزرتے ہوئے ہم افریقہ میں داخل ہوئے اور مشرقی افریقہ کے معروف ملک کینیا پہنچ گئے۔ 30 مارچ کی صبح طلوع ہو چکی تھی۔ نیروبی کا ایئرپورٹ بہت بڑا نہیں ہے لیکن آنے اور جانے والے جہازوں کی تعداد کئی بڑے بڑے ہوائی اڈوں سے زیادہ تھی۔ یہ ایک مصروف ایئرپورٹ ہے جہاں دنیا کے بیشتر ممالک کی ہوائی کمپنیاں اپنی خدمات مہیا کرتی ہیں۔ لاؤنج میں آ کر ایک سٹال سے کافی کا کپ اور ہلکا پھلکا ناشتہ لیا اور جوں ہی یہ ناشتہ مکمل ہوا گھانا روانگی کے لئے جہاز کی تیاری کا اعلان ہونے لگا۔ کینیا ایئرویز کی ایک نئی پرواز کے

ذریعے ہمیں گھانا کے دارالحکومت اکرا(Accra) کے لئے روانہ ہونا تھا۔ جہاز کی روانگی سے قبل یہ عجیب کام ہوا کہ کپتان نے یہ اعلان کیا کہ ٹیک آف سے قبل گھانا حکومت کے مقرر کردہ ضابطوں کے مطابق جہاز میں جراثیم کش دوا کا اسپرے کیا جائے گا۔ تا کہ یہاں سے کوئی جراثیم گھانا نہ پہنچ سکیں۔ اسپرے شروع ہوا اور پھر ہوتا چلا گیا ساتھ کی نشست پر موجود امریکن سیاح نے اپنی پی کیپ کو اس قدر جھکایا کہ وہ اس کے ناک تک پہنچ گئی یوں اس نے اپنے بچاؤ کا سامان کرلیا۔ ان تمام مراحل سے گزر کر ایک مرتبہ پھر سفر شروع ہوا اور اس آخری جست کے ساتھ ہی ہم اکرا پہنچ گئے۔

اکرا گھانا کا ایئر پورٹ

اکرا کا ہوائی اڈا نیروبی سے بھی چھوٹا ثابت ہوا جہاز سے سیڑھیوں کے ذریعہ اتر کر دیکھا تو سامنے ہی ایئر پورٹ کی عمارت دکھائی دی پیدل ہی اس عمارت تک پہنچے اور ایک مختصر راستے کو عبور کر کے امیگریشن کے عملہ کی طرف بڑھ گئے۔ امیگریشن حکام بہت زیادہ عجلت میں نہیں تھے سب کام بہت آرام سے ہو رہے تھے۔ میری باری آئی تو مجھے ایک اعلیٰ افسر کی طرف بھیج دیا گیا۔ جنہوں نے بہت سے سوالات کرنے کے بعد بھی مطمئن ہونے کی حامی نہ بھری۔ میں یہ سمجھا کہ شاید یہ شفقت صرف میرے ساتھ ہی ہے لیکن اب جو غور کیا تو بہت سے دیگر ممالک کے لوگ بھی اپنی اپنی زبانوں میں انہی اعلیٰ افسر کو مطمئن کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ بالآخر انہوں نے مشن کا ٹیلی فون نمبر پوچھا اور خود وہاں فون کر کے میرے بارے میں دریافت کیا۔ مثبت جواب پر ایک مرتبہ پھر مجھے سابقہ کاؤنٹر پر ہی جانا پڑا جہاں ضروری کارروائی کے بعد مجھے ملک میں داخلے کی اجازت دے دی گئی۔

یہ 30 مارچ 2012 کی ایک گرم دوپہر تھی۔ درجہ حرارت تو غالباً تیس ڈگری سے زیادہ نہیں تھا لیکن حبس کی وجہ سے موسم کی شدت بہت زیادہ محسوس ہو رہی تھی۔ باہر نکلتے ہی میری نظر مکرم حمید اللہ ظفر صاحب (پرنسپل جامعۃ المبشرین) پر پڑی جو مکرم امیر صاحب گھانا کے ارشاد پر مجھے لینے کے لئے ایئر پورٹ آئے ہوئے تھے۔ ملاقات اور حال احوال دریافت کرنے کے بعد ہم باہر نکلے اور اکرا کے معروف علاقے USU کی جانب روانہ ہوئے جہاں جماعت کا ہیڈ کوارٹر موجود ہے۔ یہاں خوب گہما گہمی تھی لوگوں کی ایک بڑی تعداد عمدہ لباس پہنے بھرپور تیاری کے ساتھ یہاں موجود تھی پتہ چلا کہ ایک شادی ہے جس کے سلسلہ میں یہ سب تیاری اور چہل پہل تھی۔ امیر صاحب گھانا مکرم عبد الوہاب آدم صاحب سے ملاقات ہوئی جنہوں نے ناریل پانی سے تواضع کی۔ مکرم یوسف یاؤسن صاحب نائب امیر اول کے گھر چائے پی اور پھر مکرم امیر صاحب کے ارشاد پر اکرافو کی طرف روانہ ہوگئے۔ جو دارالحکومت اکرا سے قریباً ایک سو کلو میٹر کے فاصلے پر واقع وسطی ریجن کا ایک ٹاؤن ہے۔ رات دیر گئے ہم جامعۃ المبشرین پہنچے جو اکرافو کے قریب ایک پہاڑی پر واقع ہے۔ اکرا مشن ہاؤس سے نکلتے ہوئے مکرم محمد بن صالح صاحب نائب امیر دوم گیٹ کے پاس ملے۔ حمید اللہ صاحب نے میرا تعارف کروایا کچھ دیر بات چیت ہوئی تو ایک بزرگ استاد کا نام لے کر کہنے لگے۔ آپ تو وہ معلوم ہوتے ہیں۔

یہ جملہ سن کر دل باغ باغ ہوگیا۔ سفر کی تمام تھکان جیسے ہوا ہوگئی، اپنے پیارے استاد کے نام سے جانے جانا اور ان کی چھاپ کو خود پر محسوس کرنا دیارِ غیر میں جہاں کوئی مجھے نہیں جانتا تھا، ایک نہایت خوشکن تجربہ تھا۔

سیاسی حالات

گھانا کا پورا نام جمہوریہ گھانا ہے جس کا ماٹو Freedom and Justice ہے۔ دارالحکومت اکرا (Accra) ہے جبکہ انگلش قومی زبان کے طور پر بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ دیگر بہت سی علاقائی زبانیں بھی ہیں اور ہر ایک گھانین باشندہ انگلش کے ساتھ کوئی نہ کوئی مقامی زبان بھی ضرور جانتا ہے۔ 1957ء میں برطانوی تسلط سے آزادی حاصل کرنے کے بعد گھانا نے بہت سے اتار چڑھاؤ دیکھے۔ سیاسی جماعتوں اور فوج کے درمیان کشمکش بھی جاری رہی جس کا لازمی نتیجہ ملکی ترقی میں روک کی صورت میں سامنے آتا رہا لیکن 1992ء میں نیا آئین سامنے آیا جس میں سیاسی جماعتوں کو کام کرنے کی آزادی دی گئی اور گھانا ترقی کی راہ پر گامزن ہوگیا۔

جامعۃ المبشرین

صبح کی نماز کے بعد تھوڑی دیر آرام کے لئے لیٹا ہی تھا کہ گھنٹی کی آواز نے نیند کے تسلسل کو توڑ دیا۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ میں جامعہ ربوہ میں ہی ہوں اور اسی طرح اسمبلی کے لئے تیز آواز میں گھنٹی بجائی جارہی ہے۔ جامعۃ المبشرین میں کلاسز کا آغاز صبح سات بجے ہوجاتا ہے اور دن کی اکثر مصروفیات جامعہ ربوہ کے ہی انداز کی ہیں۔ یہاں تین سالہ کورس کے ذریعہ جماعت کے پیغام کو آگے بڑھانے کے لئے نوجوان واقف زندگی تیار کئے جاتے ہیں۔ مجھے بتایا گیا کہ اس وقت افریقہ کے سترہ ممالک سے طلباء یہاں پڑھنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ نمازِ عصر کے بعد مجھے تمام طلباء سے ملنے کا موقعہ ملا۔ سب ہی بہت پیارے تھے۔ مجھے یوں لگا جیسے کچھ بھی تو نہیں بدلا، پاکستان کے پیار کرنے والے طلباء سے جدا ہو کر میں ان لوگوں میں موجود تھا اور یہ بھی ویسے ہی پیار کرنے والے تھے۔

جامعۃ المبشرین کے اساتذہ کی ایک بڑی تعداد بلکہ ایک دو کے علاوہ تمام ہی میرے سابقہ شاگرد تھے، اپنی محنت کا پھل دیکھنا دنیا کا سب سے خوبصورت لمحہ ہوا کرتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان اساتذہ کی شکل میں نہ صرف اپنی بلکہ جامعہ احمدیہ ربوہ کے تمام اساتذہ کی محنت کے رنگ دیکھ رہا تھا، یہ تمام اساتذہ انہی روایات اور جذبوں کے امین نظر آئے جو ہمیں ہمارے بزرگ اساتذہ نے سکھائے تھے۔ سب ہی بہت محبت سے ملے اور گزرے وقتوں کی باتیں کرتے گھنٹوں بیت گئے۔

بجلی بند نہیں ہوتی

''گھانا میں بجلی بند نہیں ہوتی'' یہ ایک ایسا فقرہ تھا جسے سن کر مجھے اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا اور شاید میں اسی حیرت کے عالم میں رہتا اگر پورا جملہ نہ سن لیتا۔ ''گھانا میں بجلی بند نہیں ہوتی ...... لیکن اگر کبھی چلی جائے تو کافی دیر تک نہیں آتی''، مکمل جملہ سن کر جان میں جان آئی ورنہ تو یہ خیال ہی غریب الوطنی کا احساس بڑھانے کے لئے کافی تھا کہ یہ کیسا ملک ہے جہاں لائٹ ہی نہیں جاتی اور لوڈ شیڈنگ ہی نہیں ہوتی۔ چند دن گزرے تو پتہ چلا کہ یہ بات بالکل درست تھی کہ یہاں واقعی لائٹ بہت کم جاتی ہے۔ یا یوں کہہ لیں کہ اپنے دیس کی نسبت تو بہت ہی کم۔ بجلی یہاں بھی کچھ مہنگی ہے اس لئے عام طور پر دیہی علاقوں میں لوگ گھروں میں پنکھے وغیرہ کا استعمال نہیں کرتے اور اگر کریں بھی تو بہت کم کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا بجلی کا بل چند سیڈی (CEDI) سے زیادہ نہیں آتا یہ الگ بات ہے کہ یہ چند سیڈی بھی کچھ کم نہیں ہے کیونکہ اس وقت ایک گھانین سیڈی پاکستانی پچاس روپے کے برابر مالیت رکھتا ہے۔ دریائے وولٹا (Volta) پر 1965ء میں بنایا جانے والا Akosombo Dam نہ صرف ملکی ضروریات کے لئے وافر بجلی مہیا کرتا ہے بلکہ ہمسایہ ممالک کو بجلی برآمد کر کے زرمبادلہ بھی کمایا جاتا ہے۔ گھانا کی دیگر ایکسپورٹ میں Cocoa، تیل، لکڑی، ہیرے اور مینگنیز وغیرہ شامل ہیں جبکہ کسی وقت گولڈ کوسٹ کہلانے والا یہ ملک آج بھی سونا Produce کرنے کے اعتبار سے دنیا میں سرفہرست ہے۔

خوبصورتی اور ہریالی

''گھانا بہت خوبصورت ہے'' یہ وہ پہلی ای میل تھی جو میں نے اپنے دوستوں کو بھیجی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ یہ ملک قدرتی حسن سے مالا مال ہے۔ ان دنوں میں جو یہاں کا برساتی موسم Rainy Season کہلاتا ہے ہر طرف ہریالی ہی ہریالی نظر آتی ہے۔ پودوں کی افزائش کے لئے پانی دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ قدرت نے یہ کام اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ ملکی معیشت میں بھی قریب 37 فیصد حصہ زراعت کا ہے اور عوام میں سے 56 فیصد لوگ اس پیشے سے وابستہ ہیں۔ گو ملک میں ایک بڑی تعداد میں ہنر مند افراد بھی موجود ہیں لیکن بعض کاموں کے لئے آج بھی دیگر ممالک پر انحصار کیا جاتا ہے مثلاً عمارتوں کی تعمیر کے لئے عموماً دیگر ترقی یافتہ ممالک کی کمپنیز کی معاونت حاصل کی جاتی ہے جس کی وجہ سے بہت سا زرمبادلہ ملک سے باہر چلا جاتا ہے۔ قدم قدم پر پھیلے دلکش نظارے دنیا بھر کے سیاحوں کے لئے بھی دلچسپی کا باعث بنتے ہیں اور گھانا میں آنے والے امریکن، یورپین اور دیگر ممالک کے سیاحوں کی تعداد میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ عام طور پر ماحول میں انگلش بول چال بھی ان اقوام کے لئے آسانی کا باعث بنتی ہے۔ ہم چند دن قبل شام کو واک کرتے ہوئے اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ نزدیکی گاؤں Atakwa کی طرف چلے گئے۔ راستے میں مونٹانا یو۔ ایس۔ اے (U.S.A) سے آئے ہوئے ایک گروپ سے ملاقات ہوئی جو تیرہ چودہ افراد پر مشتمل تھا۔ ان میں چار پانچ بڑی عمر کے مرد و خواتین تھے جبکہ بقیہ ہائی سکول کے طلباء و طالبات تھے جو مطالعاتی دورے پر یہاں آئے ہوئے تھے۔ ان سے جماعت احمدیہ کے تعارف پر کافی تفصیلی بات چیت ہوئی اور وہ یہ سن کر حیران ہوئے کہ جماعت احمدیہ یہاں خدمت کے مختلف میدانوں میں سرگرم عمل ہے۔ انہوں نے اس خواہش کا اظہار بھی کیا کہ وہ جماعت کی بیت الذکر اور جامعہ دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ خاکسار نے ان کے وزٹ کا انتظام کروادیا مکرم نائب پرنسپل صاحب نے تمام بچوں اور بڑوں کو وزٹ کروایا جس سے وہ بہت اچھا تاثر لے کر واپس گئے۔ بعد میں فون اور ای میل کے ذریعہ بھی ان کے دو اساتذہ Mr. Regan اور Mr.Stew سے رابطہ قائم ہے۔

صحت عامہ

ملکی بجٹ کا قریب پانچ فیصد صحت عامہ پر خرچ کیا جاتا ہے۔ گھانا میں صحت کا شعبہ بھی بہتر ہو رہا ہے۔ لوگوں کی اوسط عمر 60 سال ہے۔ جبکہ ملک میں ایک لاکھ افراد کی شرح پر پندرہ ڈاکٹرز موجود ہیں۔ ڈاکٹر ابراہیم جو ان دنوں ڈبواسی (Daboasi) میں ایک جماعتی ہسپتال کے انچارج ہیں کالج کے زمانے میں میرے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ ہم نے فیڈرل گورنمنٹ کالج حیدر آباد سے ایک ہی سال ایف ایس سی کیا تھا۔ انہیں پتہ چلا تو ملنے کے لئے تشریف لے آئے۔

راستہ چلتے عام طور پر سلام کریں تو لوگ خوش

دلی سے جواب دیتے ہیں۔ہمیں اور دیگر غیر ملکیوں کو ابرونی کہتے ہیں۔سڑک سے گزریں تو بچے دور سے نعرے مارتے ہوئے قریب بھی آجاتے ہیں۔ پیار سے مسکرا کر دیکھیں تو خوش ہو کر دوڑ جاتے ہیں کہ ہم نے ابرونی کو دیکھ لیا اور اس سے مل بھی لیا۔

مذہبی صورتحال

ملک میں بڑی اکثریت عیسائیوں کی ہے جو ملکی آبادی کا 69 فیصد ہیں۔ اسلام ان علاقوں میں پندرھویں صدی عیسوی میں پہنچا اور اب مسلمان آبادی کی تعداد تیس لاکھ سے زائد ہے جو کل آبادی کا پندرہ فیصد بنتے ہیں۔احمدیت اس علاقے میں 1921ء میں آئی جب اکرافو کے ہی ایک بزرگ دوست چیف مہدی آپا کی درخواست اور حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر پہلے احمدی مشنری مکرم مولانا عبدالرحیم صاحب نیر سالٹ پانڈ تشریف لائے۔آپ ایک سال یہاں ٹھہرے اور اس دوران بہت سے افراد نے احمدیت قبول کر لی۔ بہت سے مراکز قائم ہوئے اور 2021ء میں احمدیت کو اس علاقے میں آئے ہوئے سو سال مکمل ہو جائیں گے۔ چیف مہدی آپا کی قبر اس گھر کے بالکل سامنے ہے جہاں ان دنوں میرا قیام ہے اور اس کے قریب ہی وہ گھر بھی موجود ہے جہاں وہ رہا کرتے تھے۔

ایسار چر کا تاریخی قصبہ

اس علاقے کو ایک بہت بڑا اعزاز یہ بھی تو حاصل ہے کہ یہاں سے تھوڑے سے فاصلہ پر وہ قصبہ موجود ہے جہاں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا قیام رہا۔اکرافو سے مین سڑک کی طرف جاتے ہوئے راستے میں ایسار چر نامی یہ قصبہ آتا ہے جس کے ایک سکول میں حضور نے پرنسپل کے طور پر خدمات سرانجام دی تھیں۔قریب ہی وہ گھر اب بھی موجود ہے جہاں آپ کا قیام تھا۔یہ زمین خوش قسمت ہے جسے ایسے پاک وجودوں کی مہمان نوازی کی توفیق ملی۔ایسار چر کی سڑک ان دنوں ٹوٹی ہوئی ہے۔ قصبہ سے گزرتے ہوئے رفتار بہت آہستہ ہو جاتی ہے اور یوں یہ گھر اور سکول بہت دیر تک نگاہوں کے سامنے رہتے ہیں۔قصبہ ختم ہوتا ہے تو ایک چھوٹا سا پہاڑی نالہ جسے بعض لوگ دریا بھی کہہ دیتے ہیں آجاتا ہے۔نالہ پار کرنے کے بعد وہ پختہ سڑک آجاتی ہے جس پر دائیں طرف جائیں تو قریب پندرہ کلومیٹر کے بعد وہ قصبہ آتا ہے جس کا نام منکسم (Mankessim) ہے۔ یہاں پر مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب بڑی محنت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد اور ہدایات کی تعمیل میں نیا انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ تعمیر کر رہے ہیں۔ 152 ایکڑ رقبہ پر پھیلا ہوا یہ وسیع کمپلیکس اپنی مثال آپ ہے۔مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب نے بتایا کہ جب یہاں کام کا آغاز کیا گیا تو درختوں اور پودوں کی بہتات کی وجہ سے زمین نظر نہیں آتی تھی۔اب شبانہ روز محنت رنگ لا رہی ہے اور ایک اونچی پہاڑی پر واقع جامعہ کی عمارات دور سے نظر آتی ہیں۔اور جب یہ مکمل ہوگا تو یقیناً اس کی روشنی دور دور تک پھیلتی چلی جائے گی۔

الف۔معین

میری پیاری امی مکرمہ مبارکہ صدیق صاحبہ

میری پیاری امی مبارکہ صدیق صاحبہ اہلیہ حافظ محمد صدیق راشد مربی سلسلہ بنت میجر (ر) عارف زمان صاحب سابق ناظر امور عامہ 29 دسمبر 2011ء کو اپنے خالق حقیقی سے جاملیں۔

آپ بہت نیک اور مخلص احمدی خاتون تھیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ایام جوانی میں ہی آپ کو نظام وصیت میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔آپ قریشی محمد شفیع صاحب آف الکیمسٹ کی بہو تھیں۔ 29 نومبر 1954ء کو بہاولپور میں پیدا ہوئیں۔ والدین کے ربوہ آنے کے بعد ابتدائی تعلیم فضل عمر سکول اور میٹرک نصرت گرلز ہائی سکول اور B.A جامعہ نصرت ربوہ سے کیا۔ میری والدہ کے چار بھائی اور دو بہنیں امریکہ میں رہائش پذیر ہیں اور ایک بہن عرصہ ہوا انتقال کر چکی ہیں۔میری امی کے چار بیٹے اور ان کی اکلوتی بیٹی ہوں۔آپ منکسر المزاج تھیں۔امی کی زندگی کا محور صرف خدا کی ذات اور پھر خدا کی محبوب ہستیوں پر یقین تھا۔آپ کے دل میں خدا سے محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔آپ کو اپنی زندگی میں اطمینان صرف خدا کی عبادت سے ملتا تھا۔حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتی تھیں اور یہی وجہ ہے کہ عبادات کی حکمت کو خوب سمجھتی تھیں۔نمازوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزے بھی رکھتی تھیں۔ جب جلسہ سالانہ ربوہ میں ہوا کرتا تھا تو ڈیوٹی بھی دیتیں اور قرآن کلاسز میں جاتیں اور تہجد اور نوافل بھی ادا کرتی تھیں۔آپ نے مجھے بھی تہجد کی عادت ڈالی۔ میری امی حضرت چھوٹی آپا، حضرت مہر آپا۔حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سے بہت پیار کرتی تھیں۔ ان کے بارہ میں مجھے ایمان افروز واقعات بتایا کرتی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی والدہ محترمہ کے انتقال پر غمناک آنسوؤں کے ساتھ کئی دن ان کا ذکر خیر کرتی رہیں اور ایسی معلومات مجھے دیتی رہیں جو بعد میں مجھے الفضل سے بھی پتہ چلتی تھیں۔

جماعتی نظمیں اور واقعات یاد تھے اور ہم سب بچوں کو سناتی اور یاد کرواتی تھیں گھر میں ایک ماحول پیدا کیا ہوا تھا جس میں بچوں سے MTA کے پروگراموں کے بارہ میں سوال و جواب کرتی تھیں۔

اچانک پھر بچایا ہے کسی نادیدہ ہستی نے
مگر کیسے ہوا یہ معجزہ معلوم کرنا ہے
تجھے کچھ یاد ہے کل کب تجھے میں یاد آئی تھی
مجھے اے ماں! ترا وقت دعا معلوم کرنا ہے

میری امی مجھ سے بہت پیار کرتی تھیں جب میں بیمار تھی تو اس بات کا احساس نہیں ہونے دیا کہ میرا وقت ضائع ہو رہا ہے بلکہ مجھے کہتی تھیں کہ تمہاری تعلیم بہتر رنگ میں مکمل ہوگی۔ہم سب بہن بھائیوں کو پڑھانے کا بہت شوق تھا مجھے کہتی تھیں۔

"جب تم کسی کے عیب پر نظر رکھتی ہو تو اپنے تمام عیبوں پر غور کر لیا کرو کہیں یہ کمزوری تم میں تو نہیں"۔

کہتی تھیں کہ اگر بہترین دوست سو بار بھی روٹھ جائے تو منا لو کیونکہ موتیوں کی مالا جتنی بار ٹوٹتی ہے موتی چن لئے جاتے ہیں۔اپنے آپ کو کسی کی نظروں میں مت گراؤ کیونکہ لوگ گرے ہوئے مکان کی اینٹیں تک لے جاتے ہیں۔انسان کو اس گلاب کی طرح ہونا چاہئے جو ان ہاتھوں میں بھی خوشبو بسا دیتا ہے جو اس کو مسل کر پھینک دیتے ہیں۔یہی انسان کی معراج ہے۔

میں جب اپنی تعلیم میں سستی دکھاتی تو کہتی تھیں۔

علم حاصل کر عزیزہ اور تو انسان بن
اپنی کشتی کے لئے تو آپ کشتی بان بن

بہت مہمان نواز تھیں جب بھی کوئی مہمان آتا تو اس کی خاطر داری کی فکر ہو جاتی مہمانوں کو اپنے ہاتھ سے کھانا پکا کر کھلاتی تھیں۔خواہ کتنی ہی بیمار ہوں کھانا خود پکاتی تھیں۔ مہمان نوازی میں اپنی بیماری بھول جاتی تھیں۔غریبوں کا خیال رکھتیں اور ایسے مدد کرتیں کہ کسی کو خبر نہ ہوتی۔کوئی عزیز ہسپتال میں ہوتا تو اس کے لئے کھانا پکا کر لے جاتی تھیں۔ بعض اوقات میں کہتی کہ امی آپ خود بیمار ہیں تو وہ اس بات کی کوئی پرواہ نہ کرتیں۔غریبوں کی مدد اپنی توفیق سے بڑھ کر کرتیں اور جماعتی تحریکات میں خود بھی شامل ہوتیں اور مجھے بھی شامل کرتیں۔ مہمان نوازی کے سلسلہ میں اتنی حساس تھیں کہ اگر مہمان کھانے کے وقت آجاتا تو کھانا پیش کرتیں۔آپ کے مزاج کے خلاف تھا کہ کھانے کے وقت مہمان کو صرف چائے پیش کر دی جائے۔شاہانہ خیالات رکھتی تھیں مگر ان کے مزاج کو حقیقت میں جاننے والے یہ بھی جانتے ہیں کہ نہایت قناعت پسند اور سادہ خاتون تھیں۔ سادہ لباس اور سادہ زبان استعمال کرتی تھیں تاہم کھانا لذیذ پسند کرتی تھیں کیونکہ خود عمدہ پکانا جانتی تھیں بہت ہی حساس خاتون تھیں۔

وہ اپنے اماں ابا کو بے حد یاد کرتی تھیں اپنے بہن بھائیوں سے بے حد پیار کرتی تھیں ان کے آنے اور فون کا اکثر انتظار کرتی تھیں امی کی بہن صفیہ ملک صاحبہ کا جب بھی فون آتا تو سارا دن ان کی ہی باتیں کرتی رہتیں۔ایسے ہی اپنے بچوں سے بے حد پیار کرتیں اور کوشش ہوتی تھی کہ ہمیں کوئی تکلیف نہ ہو۔ یہاں تک کہ اپنے پوتے پوتیوں کو بھی کسی تکلیف میں دیکھنا ان کے لئے مشکل ہوتا اور ان کی تعلیم و تربیت کی ہر وقت فکر رہتی۔اپنے پوتے پوتیوں زجاجہ، نورالعین، سعدین مبارک اور محمد عدیل کو اچھا پڑھانا چاہتی تھیں۔29 دسمبر کو مجھے کہنے لگیں کہ میری پوتی جو کہ اس وقت لاہور میں تھی سیڑھیوں سے گر کر زخمی ہو گئی ہے۔ وفات کے بعد میری بھابی نے بتایا کہ وہ واقعی سیڑھیوں سے گر کر زخمی ہوئی تھی۔ان کی محبت دوسرے بچوں کے ساتھ بھی تھی۔ ہمارے گھر پڑھنے آنے والے بچوں کے چہرے سے بتا دیتیں کہ انہیں بھوک لگی ہے۔انہیں کھانا کھلاتیں اور ان کی تعلیم اور اعلیٰ اخلاق کی فکر ہوتی، غریب بچوں کو کپڑے وغیرہ لے کر بھی دیتیں۔

میری والدہ سچی اور کھری بات کرتے ہوئے کسی سے نہیں ڈرتی تھیں۔ مجھے کہتی تھیں کہ وفا کا درس پھولوں سے سیکھو جو شاخ سے جدا ہوتے ہی مرجھا جاتے ہیں۔شاید یہی وجہ تھی کہ بہن بھائیوں اور اولاد کی جدائی کے صبر کا پیالہ 23 سال کے بعد ٹوٹ گیا۔

رہے حسرتوں کا پیارے میری جاں شکار کب تک
تیرے دیکھنے کو ترسے دل بیقرار کب تک

میری امی اپنی اولاد سے محبت اور دوستانہ تعلق رکھتی تھیں ان کے پاس پیسے ہوتے تو بچوں اور غریبوں پر خرچ کرنے سے گریز نہیں کرتی تھیں۔ میرے والد مربی سلسلہ ہیں ان کی فیلڈ میں تعیناتی کے دوران نہایت بہادری سے ہم سب بہن بھائیوں کو سنبھالا اور ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کیا۔لوگ کہتے ہیں کہ سب ماں سے بہت پیار کرتے ہیں مگر میرا اور میری ماں کا رشتہ سب سے منفرد تھا وہ میری بہن اور دوست بھی تھیں۔ اللہ میری ماں کو غریق جنت فرمائے۔

گھر کے در و دیوار سے آنگن کے شجر سے
اک یاد کی خوشبو ہے جو جاتی نہیں گھر سے
میرے لئے وہ ماں جو دعاؤں سے بنی تھی
یاد آتی ہے ہر روز نکلتے ہوئے گھر سے

Hm
3946

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تکمیل ناظرہ قرآن

مکرمہ مریم سلمان صاحبہ اہلیہ مکرم سلمان مامون صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی ایمان احمد نے ناظرہ قرآن مجید 6 سال کی عمر میں مکمل کر لیا ہے۔ قرآن مجید کا پہلا دور محترمہ منزہ نصیر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ علامہ اقبال ٹاؤن نمبر 3 نے مکمل کروایا ہے۔ بچی مکرم شیخ مامون احمد صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم سید منور احمد صاحب کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآنی تعلیمات کو سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رضوان اللہ صاحب ٹیچر ناصر ہائیر سیکنڈری سکول دارالیمن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ زہرہ پروین صاحبہ زوجہ مکرم محمد منظور گوندل صاحب مورخہ 21 / اپریل 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ ان کی نماز جنازہ مکرم فخر احمد صاحب مربی سلسلہ نے احمدیہ قبرستان احمد نگر میں پڑھائی اور احمدیہ قبرستان احمد نگر میں تدفین کے بعد مکرم احمد علی صاحب صدر احمد نگر نے دعا کروائی۔ ان کے والد مکرم چوہدری محمد نواز صاحب آف جھنگ صدر ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

گمشدہ کاغذات

مکرم آصف احمد صاحب مینیجر ایل سی ایس ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کے کچھ کاغذات اور پندرہ ہزار روپے کا بانڈ گولبازار سے اڈہ اور دارالنصر غربی جاتے ہوئے کہیں گر گئے ہیں جن صاحب کو ملیں فون نمبر 0333-6713164 047-6213110 پر اطلاع دیں۔ شکریہ

پتہ درکار ہے

مکرم سجاد احمد صاحب ولد مکرم عباد احمد صاحب وصیت نمبر 70461 نے مورخہ 5 / اکتوبر 2007ء کو چک نمبر 117 چھور کوٹلی ضلع ننکانہ صاحب سے وصیت کی تھی۔ موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم محمد طلحہ چوہدری صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

مکرم سیٹھ منور احمد صاحب ولد مکرم سیٹھ اللہ دین صاحب (المعروف چائنہ شوز والے) دارالنصر وسطی ربوہ مورخہ 16 / اپریل 2012ء کو وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 57 سال تھی۔ مرحوم کے بچوں کے امریکہ سے آنے کے بعد مورخہ 18 / اپریل کو ان کی نماز جنازہ گراؤنڈ دارالنصر وسطی میں مکرم محمد عبداللہ صاحب نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم صوفی محمد حفیظ صاحب (صوفی سویٹس) نے دعا کروائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلافت سے عقیدت رکھنے والے، مالی قربانیوں میں حصہ لینے والے، ملنسار اور نرم خو تھے۔ آپ مکرم صوفی محمد حفیظ صاحب صوفی سویٹس اینڈ بیکرز کے داماد تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ اور پانچ بیٹے مکرم منصور احمد صاحب امریکہ، مکرم آصف احمد صاحب، مکرم کاشف احمد صاحب، مکرم راشد احمد صاحب، مکرم فرقان احمد صاحب، دو بیٹیاں اور دو بھائی سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نصر اللہ خاں صاحب کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ عاصمہ پروین صاحبہ ایڈمنٹن کینیڈا بعمر 63 سال 26 فروری 2012ء کو بعارضہ ٹیومر جگر و یرقان وفات پا گئیں۔ مرحومہ کا تعلق جماعت احمدیہ لاہور کے حلقہ بھاٹی گیٹ سے تھا۔ آج کل اپنے اکلوتے بیٹے مکرم کلیم اللہ صاحب کے ہاں مقیم تھیں۔ تدفین ایڈمنٹن ہی میں ہوئی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ نیک، پارسا صاف ستھری عادات کی مالکہ، خلافت سے محبت، مالی قربانی کرنے والی، اولاد کی تربیت پر گہری نگاہ رکھنے والی، قرآن مجید سے بہت پیار تھا۔ وفات سے چند روز پہلے تک آن لائن صحت تلفظ سے قرآن مجید پڑھتی رہیں۔ وفات کے وقت تمام اولاد، دو بھائی اور ایک بھاوجہ، خاکسار کا ایک بھائی اور بھتیجا بھی موجود تھے۔ جماعت احمدیہ ایڈمنٹن کے تمام افراد نے مثالی تعاون کیا۔ ہر طرح سے ہمارے غم میں شریک ہوئے اور حوصلہ دیا۔ اللہ تعالیٰ جزائے کثیر سے نوازے۔ آمین۔ مرحومہ الفضل کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتیں اور ادارہ الفضل کیلئے دعا کرتیں۔ نیز ان کیلئے بھی بہت دعا کرتیں۔ جنہوں نے لیپ ٹاپ لے کر دیا تھا۔ مرحومہ چودھری غلام دستگیر صاحب مرحوم سابق امیر جماعت ضلع فیصل آباد کی بڑی بیٹی تھیں۔ مرحومہ نے یادگار کے طور پر خاکسار، ایک بیٹا، پانچ بیٹیاں، 10 نواسے، 10 نواسیاں، 2 پڑنواسیاں، ایک پڑنواسہ، چار پوتیاں، تین بھائی اور پانچ بہنیں چھوڑی ہیں۔ وہ بہت دعا گو تھیں۔ جب نقاہت شروع ہوئی تو خاکسار کو تاکید کہ جو کوئی بھی میری خیریت دریافت کرے اسے میری طرف سے جزاکم اللہ کہنا پھر کہنا کہ خدا کرے آپ کی دعا میرے حق میں قبول ہو۔ نیز یہ بھی کہنا کہ جو بھی میرے لئے دعا کر رہا ہے میں اس کیلئے دعا کرتی ہوں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ہود احمد ایوب صاحب ٹیچر نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن محترمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم ملک ناصر احمد اعوان صاحب دارالیمن وسطی ربوہ مورخہ 25 / اپریل 2012ء کو وفات پا گئیں۔ مورخہ 26 / اپریل کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ آپ درویش قادیان محترم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نمازوں میں پابندی قرآن کریم کی تلاوت کی عادی اور روزمرہ کی قرآنی دعاؤں کی عادی تھیں۔ نیز تمام چندہ جات میں پابندی کرتی تھیں۔ اپنی زندگی میں ہی حصہ وصیت ادا کر چکی تھیں باوجود اپنی بیماری کے اپنے تمام کام خود سر انجام دیتی رہیں۔ اپنی تمام بیماری میں کبھی شکوہ نہیں کیا ہمیشہ صبر اور شکر کا دامن تھامے رکھا۔ مرحومہ نے اپنے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹا مکرم عامر محمود صاحب لاہور دو بیٹیاں محترمہ نوشین ہود احمد صاحبہ اہلیہ خاکسار اور مکرمہ صائمہ نورین صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر محمود صاحب اسلام آباد یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مالی قربانی کی برکات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خطبہ جمعہ 22 مئی 1998ء میں سورۃ محمد، آیت 39 کی تلاوت کے بعد فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے......سنو تم ہی وہ لوگ ہو جن کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے بلایا جا رہا ہے۔ یہ ایک بہت بڑے اعزاز کا فقرہ ہے۔ اگر آپ غور کریں تو دل اللہ تعالیٰ کی حمد میں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس حال میں ڈوب جائیں گے کہ ہمیں مخاطب کر کے خدا فرما رہا ہے کہ تمہیں چن لیا گیا ہے اور یہ صورت حال آج سوائے جماعت احمدیہ کے کسی پر صادق نہیں آتی ......ھؤلاء کے لفظ نے ایک مزید زور پیدا کر دیا۔ سنو! سنو! تم ہی تو وہ ہو جن کو اس بات کی طرف بلایا جا رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو......لیکن یاد رکھو کہ اگر بخل سے کام لو گے تو اپنے نفس کے خلاف بخل سے کام لے رہے ہو گے۔ تمہیں اس بخل کا کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ بلکہ الٹا نقصان ہے اور آنے والا وقت ثابت کر دے گا کہ خدا کی راہ میں ہاتھ روک کر خرچ کرنے کے نتیجے میں تمہیں روحانی نقصان جو پہنچنا تھا پہنچا مالی نقصان بھی بہت پہنچا ہے۔

(روزنامہ الفضل 3 / اگست 1998ء)

احباب وخواتین سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا جات صدر انجمن احمدیہ (فضل عمر ہسپتال) کی مد امداد نادار مریضان میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

کیپسول زیابیطس
بلڈ شوگر کو کنٹرول کرنے کیلئے
کیپسول فشار
ہائی بلڈ پریشر کی کامیاب دوا
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

عجائبات عالم

برج العرب دبئی

دنیا کا بلند ترین ہوٹل

دبئی کا سیون سٹار ہوٹل ''برج العرب'' جو کہ ساحل سمندر پر واقع ہے اپنے جدید طرز تعمیر اور ڈیزائن کی وجہ سے دنیا کے تمام بڑے بڑے ہوٹلوں سے مختلف ہے۔ اس کی تین منزلیں سمندر کے اندر ہیں اور اس ہوٹل کی بلندی 180 میٹر ہے۔ یوں برج العرب دنیا کا بلند ترین ہوٹل ہے۔ یہ ہوٹل ساحل سمندر پر 280 فٹ کے مصنوعی جزیرے پر تعمیر کیا گیا ہے۔

برج العرب 27 منزلہ ہوٹل ہے اور اس کی ہر منزل پر 27 کمرے ہیں۔ آخری منزل بے حد خوبصورت منظر پیش کرتی ہے۔ یہ ہوٹل دبئی کے ہر کونے سے دکھائی دیتا ہے خاص طور جبل علی کی طرف جاتے ہوئے سب سے پہلی نظر برج العرب پر ہی پڑتی ہے۔ برج العرب کی بادبان نما عمارت سمندر کے نیلے پانیوں کے بیچ سینہ تانے ہوئے عقاب کی مانند کھڑی ہے یہاں چمن زار کے دائیں جانب زرد رنگ کے پہاڑوں کے نیچے پرانی طرز کا پراسرار دروازہ ہے جس پر انگریزی حروف میں "World Wild Wadi" لکھا ہوا ہے۔ اس میں سوز وواٹر پارک کی مانند جھولے، سلائیڈز، پانی کے کھیل اور فوارے ہیں۔

ہوٹل کی لابی میں رقص کرتے ہوئے فوارے ہیں۔ یہ سب فوارے کمپیوٹرائزڈ ہیں جو میوزک کے ساتھ ساتھ ناچتے ہیں۔ ایک فوارے سے نکلنے والی پانی کی دھار دوسرے خاموش فوارے میں اس قدر پابندی کے ساتھ گرتی ہے کہ مجال ہے پانی کا ایک قطرہ بھی فوارے کے سوراخ سے باہر گرے۔ ہر فوارے میں سے نکلنے والی دھار ہر مرتبہ رنگ بدلتی ہے۔ رات کے وقت یوں محسوس ہوتا ہے جیسے بے شمار رنگین آبی پریاں محو رقص ہوں۔ ان فواروں کے ساتھ ساتھ دونوں جانب سیڑھیاں ہیں جن پر دیدہ زیب قالین بچھے ہوئے ہیں۔ دیواروں پر سفید موٹا شیشہ ہے جس کے پیچھے پانی میں خوبصورت اور رنگین مچھلیاں تیرتی ہیں۔

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

خبریں

3 ججوں کی وزیر اعظم کی اپیل سننے سے معذرت

چیف جسٹس آف سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ توہین عدالت کیس میں سپریم کورٹ کے 7 رکنی بنچ نے وزیر اعظم کے خلاف فیصلہ دیا۔ اپیل ہوئی تو سماعت 9 رکنی بنچ کرے گا۔ تین ججز نے وزیر اعظم کی اپیل سننے سے معذرت کرلی ہے۔ عدالت عظمیٰ کے ججز کی کمی پوری کرنے کیلئے ایک ایڈیشنل اور دو ایڈہاک جج تعینات کئے جائیں گے۔

مزدوروں کی اجرت میں اضافہ

یوم مزدور یکم مئی کے موقع پر وزیر اعظم پاکستان نے مزدور کی ماہانہ مزدوری 7 ہزار سے بڑھا کر 8 ہزار کرنے کا اعلان کیا۔ جبکہ دوسری طرف وزیر اعلیٰ پنجاب نے مزدوروں کی ماہانہ مزدوری 7 ہزار سے بڑھا کر 9 ہزار روپے کرنے کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ اقتدار میں آ کر 3 سال میں لوڈشیڈنگ ختم کردیں گے۔

کوئٹہ میں ایف سی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ

کوئٹہ میں ایف سی قافلے کی گاڑی میں نصب ریموٹ کنٹرول بم دھماکے کے نتیجہ میں 5 افراد ہلاک جبکہ 4 سیکیورٹی اہلکاروں سمیت 16 افراد زخمی ہوگئے جن میں سے 4 کی حالت نازک ہے۔ دھماکے سے 4 رکشے جل کر خاکستر اور سیکیورٹی فورسز کی دو گاڑیوں کو شدید نقصان پہنچایا

عراق اور کویت کا سرحدی تنازعہ مستقل طور پر حل کرنے پر اتفاق

خلیجی ریاست کویت اور اس کے پڑوسی ملک عراق نے طویل عرصے کی جدوجہد کے بعد آخر کار مستقل سرحدوں کے تعین پر اتفاق کرلیا ہے۔ جس کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے۔ یہ کمیٹی دونوں ملکوں کی بری اور بحری حدود کا تعین کرے گی۔

مریخ کھوج اور تجسس کا سفر

مریخ کی کھوج اور تجسس کا سفر جاری ہے اور اب تو مریخ سائنس لیبارٹری بھی تیار ہونے والی ہے، جس سے ملنے والی معلومات سے کئی برسوں پر محیط معلوماتی مواد ملے گا جو ماہر خلا بازوں کو اس سرخ سیارے کو سمجھنے اور آنے والے برسوں میں درپیش چیلنج کا مقابلہ کرنے میں مدد دے گا۔ کوئی پچاس برس قبل 20 فروری 1962ء کی بات ہے جب امریکہ کے ایک خلانورد نے پہلی بار زمین کے مدار میں چکر لگایا تھا اور جب جان گلین واپس لوٹے تو پبلک نے والہانہ انداز میں ان کا استقبال کیا تھا اور امریکہ کا وہ بے مثال پلان شروع ہوا جس نے 1969ء میں انسان کا چاند پر پہلا قدم ممکن بنایا۔ کئی عشروں کے بعد خلانورد کیڈی کولمین اسی انسانی میراث کا حصہ ہیں جو خلا نوردی کرتے ہوئے کھوج اور تجسس کے سفر میں ہیں۔ وہ اب تک تین بار خلا میں جا چکی ہیں۔ ایک بار تو تقریباً چھ ماہ تک بین الاقوامی خلائی سٹیشن میں بھی ان کا قیام رہا ہے وہ کہتی ہیں کہ یہ حقیقت کہ مدار میں ایک خلائی سٹیشن موجود ہے جہاں کام ہوتا ہے، مختلف تجربے کئے جاتے ہیں جو یہاں زمین پر کرنا ممکن نہ تھا، مستقبل کے بارے میں ایک روشن کرن کی طرح ہے۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ اپریل 2012ء مبلغ =/125 روپے بنتا ہے بل کی ادائیگی جلد از جلد کردیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

جرمن و کیوریٹو ہومیو ادویات
ہر قسم کی جرمن و کیوریٹو ادویات کی وسیع ترین رینج کی خریداری کیلئے تشریف لادیں نیز سادہ گولیاں، ٹیوبز و ڈراپرز، 117 ادویات کا بریف کیس بھی دستیاب ہے
ڈاکٹر راجہ ہومیو کالج روڈ ربوہ
فون: 0476213156

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد۔ الکرم اور چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

کمپیوٹر کورس میں داخلہ
کمپیوٹر سنٹر گورنمنٹ جامعہ نصرت میں درج ذیل کمپیوٹر کورسز میں داخلہ جاری ہے۔
خواہشمند طالبات 15 مئی 2012ء تک داخلہ لے سکتی ہیں مزید معلومات کیلئے کمپیوٹر سنٹر رابطہ کریں
Computer Basics (Beginner Level)
Web Development (Advanced Level)
برائے رابطہ: 0476214719,0333 6707106
www.jamianusrat.co.nr

ربوہ میں طلوع وغروب 3 مئی

طلوع فجر	3:53
طلوع آفتاب	5:19
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:51

حب جدوار
ہر قسم کے سر درد کیلئے ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

سروس شوز پوائنٹ کالج روڈ سے اقصیٰ روڈ پر منتقل ہو چکی ہے
سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
سکول شوز کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
0476212762-0301-7970654

Woodsy... Chiniot
Furniture®
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot.92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

MULTICOLOR
INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 92-321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorintl.com

FR-10